تدبّر

قرآنِ مجید میں غور و فکر

Life With Allah

الحياة مع الله

فہرست

قرآنِ مجید: سب سے عظیم نعمت	۱
تدبّر: قرآنِ مجید میں غور وفکر	۸
تدبر کے لیے عملی نکات	۱۷
سکون اور خوبصورتی کے ساتھ تلاوت	۲۷
قرآن: آپ کی روزانہ کی حیات بخش رسی	۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآنِ مجید: سب سے عظیم نعمت

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی جانب سے انسانیت کو عطا کی گئی سب سے عظیم نعمت ہے۔ ہدایت کی ابدی کتاب اور مکمل ضابطۂ حیات۔ یہ ہر بیماری کا علاج ہے، خواہ وہ روحانی ہو یا جسمانی، اور ایسا نور ہے جو باطل کی تاریکیوں میں حق کے راستے کو روشن کرتا ہے۔ یہ اللہ کا حقیقی عبد بننے کے سفر کو واضح کرتا ہے۔ یہ برکتوں اور دائمی حکمتوں کی کتاب ہے، خبردار کرنے والی بھی اور خوش خبری سنانے والی بھی۔

قرآنِ مجید: دنیا اور آخرت کے لیے نقشۂ حیات

قرآنِ مجید وہ دستور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی طرف رہنمائی دینے کے لیے نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہی کلام میں، ممکنہ حد تک گہرے اور بلیغ انداز میں، ہمیں بتاتا ہے کہ وہ کون ہے۔ قرآنِ مجید انسانی وجود اور کائنات کے اسرار کو آشکار کرتا ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ ہم کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں، ہمارا مقصد کیا ہے اور ہماری آخری منزل کیا ہے، اور ہمیں اُس ذات کی یاد دہانی کرواتا ہے جس نے ہمیں وجود بخشا ہے اور جس کی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

قرآنِ مجید انبیاء علیہم السلام کے واقعات بیان کرتا ہے۔ ان کی عبادت، اللہ کے سامنے بندگی، ان کی دعوتی کوششیں، اپنی قوموں کی طرف سے پیش آنے والی آزمائشیں اور ان کا ثابت قدم رہنا۔ یہ سب واقعات ہمارے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں، ہمارے اندر مشکلات برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرتے ہیں، اور ہمیں قربانی و اخلاص کے ساتھ اللہ کا پیغام پھیلانے کی ترغیب دیتے ہیں۔

قرآنِ مجید ہماری آخری منزل کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ موت کے لمحات، قیامت کے دن کی ہولناکیوں، جہنم کے عذاب اور جنت کی دائمی نعمتوں کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کرتا ہے۔ قرآنِ مجید کا تقریباً ہر دوسرا صفحہ ہمیں ہمارے انجام کی یاد دہانی کرواتا ہے۔ ان آیات میں غور و فکر کرنا آخرت پر ہمارے ایمان کو مضبوط کرتا ہے اور ہمیں دنیا کے فریب سے بچا کر آخرت سنوارنے کے لیے کوشاں رہنے پر یکسو رکھتا ہے۔

قرآنِ مجید: حتمی رہنما

قرآنِ مجید کی تلاوت کا بنیادی مقصد ہدایت حاصل کرنا اور اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنا ہے، تاکہ ہماری تلاوت ہمارے ایمان کو مضبوط کرے اور اللہ تعالیٰ سے ہماری محبت اور ہیبت میں اضافہ کا باعث بنے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”...اور جب اُن کے سامنے اُس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو اُن کا ایمان بڑھ جاتا ہے“ (۸:۲)۔

اس مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآنِ مجید کی تلاوت تدبّر (گہرے غور و فکر) کے ساتھ کریں، اور اپنے دل، دماغ اور زبان کو ہم آہنگ رکھیں۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ذاتی پیغام سمجھ کر پڑھیں۔ جو ہماری کوتاہیوں کا آئینہ اور ہماری کمزوریوں کی تشخیص ہے۔ قرآنِ مجید ہماری کامیابی کا نقشۂ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ خلوص اور عاجزی کے ساتھ اپنی زندگی میں اس کی رہنمائی کی ضرورت کو پہچانتے ہوئے اس کی طرف رجوع کریں۔

حقیقی ہدایت دل کی تبدیلی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید کے بارے میں بیان فرماتے ہیں: ”...سب سے بہترین کلام... جس سے اُن لوگوں کی کھالیں کانپ اُٹھتی ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر اُن کی کھالیں اور دل اللہ کے ذکر سے نرم ہو جاتے ہیں۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے...“ (۳۹:۲۳)۔

لہٰذا حقیقی ہدایت محض علم حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک باطنی تبدیلی ہے جو عاجزی سے شروع ہو کر نرمی پر ختم ہوتی ہے اور اس دل تک پہنچتی ہے جو اللہ کے لیے وقف ہو چکا ہے۔ اس کے لیے تدبّر کے ساتھ اور خلوص و توجہ سے قرآنِ مجید کی تلاوت نہایت ضروری ہے۔

قرآنِ مجید نے صحابۂ کرام کو بدل دیا

قرآنِ مجید نے مفلس عرب بدوؤں کو بدل کر رکھ دیا، اور انہیں غربت اور بے قاعدگی سے اٹھا کر عالمی اقتدار اور اثر و رسوخ تک پہنچا دیا۔ جو کبھی محض اونٹ چرانے والے تھے، وہ وسیع سلطنتوں کے حکمران بن گئے، اور فارس و روم کے بادشاہوں کی طاقت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ یہ حیرت انگیز تبدیلی قرآنِ مجید کی ہدایت ہی کا نتیجہ تھی۔ آج بھی قرآنِ مجید میں ایسی گہری تبدیلی لانے کی وہی قوت موجود ہے۔

قرآنِ مجید کے ذریعے نبی کریم ﷺ نے بہترین جماعت کی تربیت فرمائی—ایسی جماعت جو پختہ ایمان، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے گہری محبت، اور احسان کے شوق سے متصف تھی۔ قرآنِ مجید نے ان کے دلوں، ذہنوں، کرداروں اور پوری زندگی کو بدل دیا۔

یہ تبدیلی یکایک نہیں آئی۔ بلکہ درحقیقت قرآنِ مجید تیئیس برس کے عرصے میں نازل ہوا تاکہ صحابہ کرامؓ اسے سمجھ سکیں، اسے اپنے اندر اتار سکیں اور اسی کے مطابق اپنا کردار تشکیل دے سکیں۔ ابو عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”جو لوگ ہمیں قرآن سکھایا کرتے تھے—جیسے عثمان بن عفانؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ وغیرہ—انہوں نے ہمیں بتایا کہ جب وہ نبی کریم ﷺ سے دس آیات سیکھ لیتے تو اس وقت تک آگے نہ بڑھتے جب تک ان آیات میں موجود علم اور عمل دونوں کو نہ سیکھ لیتے۔“ وہ کہتے تھے: ”یوں ہم نے قرآن، علم اور عمل سب ایک ساتھ سیکھا۔“

قرآنِ مجید کو حفظ کرنے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد زیادہ نہ تھی، مگر وہ سب قرآن کے ساتھ جیتے اور سانس لیتے تھے۔ ان کی سب سے بڑی فکر یہ تھی کہ جو کچھ سیکھا ہے، اس پر عمل کریں۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:
”قرآن کے الفاظ کو یاد کرنا ہمیں مشکل لگتا ہے، لیکن اس پر عمل کرنا ہمیں آسان معلوم ہوتا ہے۔ اور جو لوگ ہمارے بعد آئیں گے، ان کے لیے قرآن کو یاد کرنا آسان ہوگا، مگر اس پر عمل کرنا مشکل ہوگا۔“

ابدی حقیقت

ایسے دور میں جب خیالات اور معلومات پر تیزی سے مصنوعی ذہانت اور چند بڑے میڈیا اداروں کا غلبہ بڑھ رہا ہے، جھوٹی خبریں اور بیانیے تیزی سے پھیلتے ہیں، جس سے انتشار اور الجھن پیدا ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید، جسے الفرقان—حق و باطل میں فرق کرنے والا کہا جاتا ہے، سچ اور جھوٹ میں تمیز کے لیے حتمی معیار فراہم کرتا ہے۔ جب فریب بڑھتا جارہا ہو تو قرآنِ مجید کی طرف رجوع کرنے کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

قرآنِ مجید مطلق حق ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ، ہماری عزت اور ہماری قوت کا سرچشمہ ہے۔ یہ ان لوگوں کو بدل دیتا ہے جو خود کو اس کے لیے وقف کر دیتے ہیں، اور انہیں ربّانی بندے بنا دیتا ہے۔ اس کی قوت اس کے گہرے معانی میں ہے— جو دلوں کو بیدار کرتے ہیں، ذہنوں کو کھولتے ہیں اور روح کی پرورش کرتے ہیں، اور ایک واضح قرآنی تصورِ حیات عطا کرتے ہیں۔

قرآنِ مجید ثابت، کامل اور لازوال ہے۔ یہ فتنوں کے زمانے میں ہماری پناہ گاہ ہے۔ قرآنی نقطۂ نظر اپنانے سے ہم دنیا کو وحی کی عینک سے دیکھتے ہیں، جو زندگی کے مسائل میں ہمارے لیے وضاحت اور حل فراہم کرتا ہے۔

قرآنِ مجید حق اور باطل کی ازلی کشمکش کو بیان کرتا ہے — حضرت آدمؑ اور شیطان کے تصادم سے لے کر، انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کی جدوجہد تک، اور ہمارے محبوب نبی ﷺ کے دور تک۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے حق کو پھیلانے میں شدید مخالفت کا سامنا کیا، اور اس پوری جدوجہد کے دوران قرآنِ مجید مسلسل نازل ہوتا رہا تاکہ اللہ تعالیٰ کے ان پسندیدہ بندوں کی رہنمائی کرتا رہے، انہیں سہارا دے اور ان کو بنیادی اسباق سکھائے۔ قرآنِ مجید مسلسل دشمنوں کی سازشوں اور منافقوں کی خیانت سے خبردار کرتا ہے۔ چونکہ یہ معرکہ قیامت تک جاری رہے گا، اس لیے قرآنِ مجید ہمارا مستقل رہنما ہے، جو ہمیں اس طرح کی آزمائشوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرتا ہے اور یہ یقین دلاتا ہے کہ اگرچہ باطل کبھی کبھار غالب دکھائی دیتا ہے، مگر آخری اور حتمی فتح متقیوں ہی کی ہوگی۔

قرآنِ مجید شیطان کے ہتھکنڈوں کو بے نقاب کرتا ہے اور زندگی میں پیش آنے والی مختلف آزمائشوں کو نمایاں کرتا ہے۔ جتنا زیادہ ہم اس کی تعلیمات میں ڈوبتے ہیں، اتنا ہی ہم زندگی کے امتحانات، شر اور فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بہتر طور پر تیار ہو جاتے ہیں۔

قرآنِ مجید یقین اور ثابت قدمی حاصل کرنے کے عظیم ترین ذرائع میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کہہ دیجئے: اسے روح القدس (جبرئیل) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ ایمان والوں کو مضبوط کرے، اور اللہ کے فرماں برداروں کے لیے ہدایت اور خوش خبری ہو“ (۱۶:۱۰۲)۔

قرآنِ مجید: دل کے لیے زندگی اور نور

قرآنِ مجید دل کو زندگی بخشتا ہے، روح کو زندہ کرتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف کیے جانے والے سفر کے لیے تیار کرتا ہے۔ قرآنِ مجید بیمار دل کے لیے سب سے مؤثر علاج ہے۔ اس کا نور تاریکیوں کو چیر کر

شکوک وشبہات کو ختم کر دیتا ہے۔ تزکیۂ نفس کا کوئی بھی راستہ جو قرآنِ مجید کو نظر انداز کرے، ادھورا ہے، کیونکہ یہ قرآن ہی وہ نسخۂ الٰہی ہے جو دلوں کو پاک اور منور کرنے کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: "...یہ دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا، ہدایت اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہے" (۱۰:۵۷)۔

قرآنِ مجید کے ساتھ باقاعدہ تعلق ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ جب ایمان کی جڑیں گہری ہوتی ہیں۔ تو دل دنیوی خواہشات پر غالب آجاتا ہے اور ادنیٰ فتنوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب دل حقیقتاً بیدار ہوتا ہے اور زندہ ہو اٹھتا ہے۔ ایک نہایت خوبصورت دعا میں نبی کریم ﷺ ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ قرآنِ مجید ہمارے دلوں کی زندگی اور نور بن جائے:

أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِيْ ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ ، وَجَلَاءَ حُزْنِيْ ، وَذَهَابَ هَمِّيْ

"قرآنِ مجید کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کو دور کرنے والا اور میری پریشانی کو ختم کرنے والا بنا دے" (مسند احمد)۔

ربیع 'اس بارش کو کہتے ہیں جو بہار میں زمین کو زندگی بخشتی ہے۔ اس دعا میں ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ قرآنِ مجید کے ذریعے ہمارے دلوں کو زندہ کرے، جیسے بہار کی بارش زمین کو زندگی اور نشو ونما عطا کرتی ہے۔ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ وہ قرآنِ مجید کو نور اور روشنی کا ذریعہ بنا دے، تا کہ باطل کی تاریکیوں میں ہمیں وضاحت ملے اور نیکی کا راستہ ہمارے لیے روشن ہو جائے۔

"میں نے اللہ کی کتاب کے ساتھ مسلسل تعلق سے بڑھ کر کسی چیز کو عقل اور روح کی غذا، جسم کی حفاظت، اور کامیابی کی ضمانت بنتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

— ابن تیمیہ رحمہ اللہ

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟
آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

”یہ ایک بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی
طرف نازل کیا، تاکہ وہ اس کی آیات میں غور و
فکر کریں، اور عقل والے نصیحت حاصل کریں۔“

(۳۸:۲۹)

تدبّر: قرآن پر غور و فکر

قرآنِ مجید کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس کے پیغام سے رہنمائی حاصل کی جائے، اس کے ذریعے اپنی زندگی میں تبدیلی لائی جائے، اور اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ محض قرآن کی تلاوت کرنا یا اس کے الفاظ حفظ کرلینا کافی نہیں۔ اگرچہ یہ دونوں اعمال نہایت اہم ہیں، لیکن ان کے ساتھ ساتھ قرآن پہ غور و تدبر کرنا اور قرآن کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کا خلوصِ نیت کے ساتھ عزم کرنا بھی لازم ہے۔

> ”ہم دیکھتے ہیں کہ آج مسلمانوں کی اکثریت نے خود کو (قرآن کے) الفاظ دہرانے اور جنازوں، قبرستانوں اور گھروں میں اسکو خوش الحانی سے پڑھنے تک محدود کرلیا ہے، اور مصاحف کو اٹھائے پھرنے یا گھروں میں رکھ چھوڑنے پر اکتفا کرلیا ہے۔ اور ایسا لگتا ہے کہ وہ فراموش کر بیٹھے ہیں — کہ قرآن سے جُڑی سب سے بڑی نعمت و فضل درحقیقت اس کی آیات میں غور و فکر کرنا، اسے سمجھنے کی کوشش کرنا، اسکی تعلیمات کے مطابق اپنی کردار سازی کرنا، اس کے احکامات پر عمل کرنا اور اس کی ممانعتوں سے بچنا ہے۔“
>
> — الزرقانی رحمہ اللہ

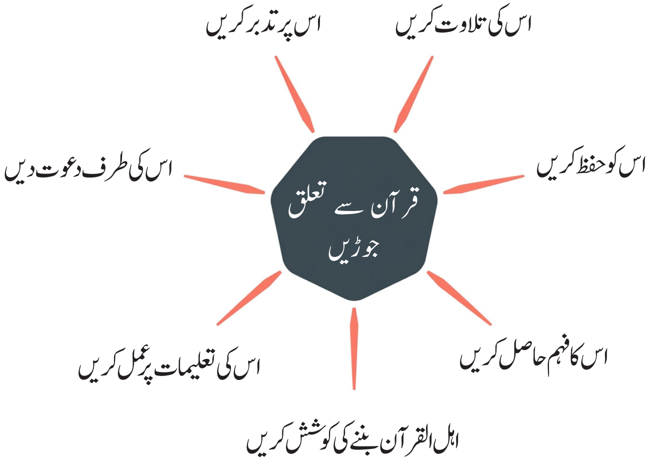

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ فرماتے ہیں: "کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے" (۴:۸۲) اور "یہ ایک بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا، تاکہ وہ اس کی آیات میں غور و فکر کریں، اور عقل والے نصیحت حاصل کریں" (۳۸:۲۹)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "یہ آیت قرآن کے معانی کو جاننے کے واجب ولازم ہونے پر دلیل ہے۔ یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا تیز رفتاری کے ساتھ تلاوت کرنے سے بہتر ہے، کیونکہ تیز رفتار میں تلاوت کرتے ہوئے درست طور پر تدبّر کرنا ممکن نہیں ہوتا۔"

السعدی رحمہ اللہ نے وضاحت کی: "اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی کتاب میں غور کریں، اس کے معانی پر تدبر کریں، اور اس کے اصولوں اور اسباق میں گہرائی سے فکر کریں، اور اس عظیم مقصد کے حصول

کے لیے جو کچھ بھی ضروری ہو اس پر عمل کریں۔ اللہ کی کتاب میں تدبر کرنا حکمت و دانائی اور تمام علوم کی کنجی ہے۔ یہ ہر خیر کا سرچشمہ اور تمام علوم کا منبع ہے۔ یہ دل میں ایمان کو بڑھاتا ہے اور اسے مضبوطی سے دل میں راسخ کر دیتا ہے۔

قرآن بندے کو اپنے رب کی معرفت عطا کرتا ہے؛ کہ کمال کی تمام صفات اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر نقص اور کمی سے پاک ہے۔ یہ اس رب کی طرف لے جانے والے راستے کو واضح کرتا ہے، اس راستے پر چلنے والوں کی صفات بیان کرتا ہے اور یہ وضاحت بھی کرتا ہے کہ آخرت میں، اپنے رب تک پہنچنے پر، ان لوگوں کو کیا حاصل ہوگا۔

یہ حقیقی دشمن کے بارے میں خبردار کرتا ہے، عذاب کی طرف لے جانے والے راستے کو واضح کرتا ہے، اس راستے پر چلنے والوں کی صفات بیان کرتا ہے، اور یہ بھی بتاتا ہے کہ انہیں کس طرح عدل کے ساتھ سزا دی جائے گی۔ بندہ جتنا زیادہ قرآن میں غور و فکر کرتا ہے، اتنا ہی اس کے علم، نیک اعمال اور بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ اور سلفِ صالحین کے لیے تدبّر کوئی ایسا عمل نہ تھا جو صرف رمضان تک محدود ہو؛ بلکہ یہ ان کا طرزِ زندگی تھا۔ یہ ان کی عبادت کا لازمی حصہ اور ان کی نماز کا بنیادی عنصر تھا۔

غور کریں: قرآن اور آپ

- آپ قرآن کے ساتھ اپنے تعلق کو کس طرح بیان کریں گے؟
- جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، کیا اس کے الفاظ آپ کے ذہن میں چُبھتے ہیں؟
- کیا اس کے معانی آپ کے دل میں اترتے ہیں؟
- کیا اس کا حُسن و خوبصورتی آپ کو مسحور کر دیتا ہے؟
- قرآن آپ کے لیے کیا معنی رکھتا ہے؟

"قرآن کی تلاوت اور اس میں تدبر کرنا، ان عظیم ترین نفلی اعمال میں سے ہے جن کے ذریعے اللہ کی محبت حاصل کی جاتی ہے۔"

— ابن رجب رحمہ اللہ

ایک مرتبہ ابو بکرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: "یا رسول اللہ، آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "(قرآن کی سورتوں) ہود، الواقعہ، المرسلات، عمّ یتساءلون اور اذا الشمس کوّرت نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے" (ترمذی)۔

امام مناوی رحمہ اللہ نے وضاحت کی کہ ان سورتوں نے نبی اکرم ﷺ پر اس لیے اثر ڈالا کیونکہ ان میں قیامت کے دن کی ہولناکیوں اور سابقہ امتوں پر آنے والے عذابوں کی تفصیلات موجود ہیں۔ یہ اثر اتنا شدید تھا کہ آپ ﷺ پر قبل از وقت بڑھاپا طاری ہو گیا، کیونکہ آپ کو اندیشہ تھا کہ کہیں ایسے ہی عذاب آپ کی امت پر نہ آجائیں۔

پس قرآن کو محض برکت کے حصول کے لیے پڑھ لینا یا خوش الحانی سے اسکی تلاوت کر لینا کافی نہیں ہے۔

بلکہ اسے تدبر اور غور وفکر کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔ مذکورہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ قرآن صرف نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دل میں داخل نہیں ہوا، بلکہ اس کا اثر اتنا گہرا تھا کہ اس نے آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو جسمانی طور پہ بھی متاثر کیا۔

آپ کے دل کو تدبّر کی ضرورت کیوں ہے؟

مدارج السالکین میں ابن القیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی طرف سفر میں سالک ایک سو روحانی مقامات سے گزرتا ہے۔ وہ وضاحت کرتے ہیں کہ قرآن کو تدبر کے ساتھ پڑھنا ان تمام روحانی کیفیات کو پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

وہ لکھتے ہیں: ”دل کے لیے قرآن کو غور وفکر اور تدبر کے ساتھ پڑھنے سے زیادہ نفع بخش کوئی چیز نہیں ہے۔“ یہ عمل ہمیں روحانی سفر کے تمام مراحل اور مقامات سے گزار دیتا ہے — یہ اللہ کی محبت اور اس سے ملاقات کی تڑپ کا سبب بنتا ہے، ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی ذات سے امید پیدا کرتا ہے، بندے کو توبہ کی طرف متوجہ کرتا ہے اور اُس رب پر توکل کرنا سکھاتا ہے۔ یہ بندے کو مکمل طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تابع ہونا، اپنے تمام معاملات کو اس کے سپرد کرنا اور اس کے فیصلے پر راضی رہنا سکھاتا ہے۔ یہ بندے میں صبر اور شکر کے جذبات پیدا کرتا ہے اور ان تمام اوصاف کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے جو دل کو زندہ کرتے ہیں اور اسے کامل بناتے ہیں۔ اسی طرح یہ ان منفی صفات اور اعمال سے روکتا ہے جو دل کو خراب کرتے ہیں۔

اگر لوگ جان لیں کہ تدبر کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں کیا کچھ پوشیدہ ہے، تو وہ ہر چیز کو چھوڑ کر اسی میں مشغول ہو جائیں۔ جب کوئی تدبر کے ساتھ تلاوت کرتا ہے اور ایسی آیت پر پہنچتا ہے جس کے ذریعے اسے اپنے دل کا علاج درکار ہوتا ہے، تو وہ اسے بار بار دہراتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے سو مرتبہ دہرا سکتا ہے، بلکہ پوری رات بھی، جیسا کہ نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور سلفِ صالحین کے بارے میں منقول ہے۔ چنانچہ تدبر اور غور وفکر کے ساتھ قرآن کی ایک آیت پڑھنا، بغیر کسی تدبر کے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔

یہ دل کے لیے زیادہ نفع بخش ہے، ایمان میں اضافے کا زیادہ باعث بنتا ہے، اور ایمان اور قرآن کی مٹھاس چکھنے کا ذریعہ ہے۔ یہی سلفِ صالحین کی عادت تھی کہ ان میں سے کوئی ایک ہی آیت کو پوری رات دہراتا رہتا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ اسی طرح منقول ہے کہ رسولِ اللہ ﷺ نے ایک آیت کو دہراتے ہوئے صبح کر دی۔ تدبر کے ساتھ قرآن کی تلاوت دل کی اصلاح کی کنجی ہے۔

ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ: "نبی اکرم ﷺ ایک آیت پڑھتے اور اسے دہراتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ وہ آیت یہ تھی: 'اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں، اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب، حکمت والا ہے' (۵:۱۱۸)" (ابن ماجہ)۔

> "قرآن کو اس طرح بکھیر کر نہ پڑھو جیسے ناقص کھجوریں بکھیر دی جاتی ہیں، اور نہ اسے اس طرح تیزی سے پڑھو جیسے شعر پڑھا جاتا ہے۔ اس کے عجائبات پر ٹھہرو، اس کے ذریعے دلوں کو متاثر ہونے دو، اور تمہاری فکر محض سورت کے آخر تک پہنچنا نہ ہو۔"
>
> — عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

تدبر: قرآن کے اسرار کو دریافت کرنے کا راستہ

اللہ کی کتاب کے ساتھ طویل وقت گزارنا اور اس میں غور و فکر کرنا ہمیں اس کے گہرے معانی اور پوشیدہ حکمتوں کو دریافت کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ابنِ عاشور رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”تدبر سے مراد غور و فکر اور سوچ بچار ہے، جس کے ذریعے انسان مقصود معانی و مفہوم تک پہنچتا ہے۔ یہ کیفیت اسی کلام میں پیدا ہوتی ہے جو مختصر ہو مگر معنی کے اعتبار سے جامع ہو؛ جتنا زیادہ انسان غور کرتا ہے، اتنے ہی زیادہ معانی وہ دریافت کرتا ہے جو کہ اس پر پہلے ظاہر نہ تھے۔“

”اور جو شخص غور و فکر اور تدبر نہیں کرتا، اور اس باب میں اللہ کی مدد سے محروم رہتا ہے،
وہ اس عظیم المرتبہ قرآن میں مذکور حیرت انگیز اسراروں سے ناواقف ہی رہتا ہے۔“

— امام رازی رحمہ اللہ

تدبر اور قرآن کے ساتھ ’جینے‘ کا تصور

تدبر محض قرآن سے حیرت انگیز نکات اخذ کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ اس کا براہِ راست نتیجہ اللہ کے احکامات اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کی صورت میں ظاہر ہونا چاہیے۔

امام الآجری رحمہ اللہ قرآن کے ساتھی کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جب وہ کسی سورت کی تلاوت شروع کرتا ہے تو اس کی فکر یہ ہوتی ہے کہ ’میں اس سے کب نصیحت حاصل کروں گا؟‘ اور اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ ’میں سورت کب مکمل کروں گا؟‘ بلکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ’میں اللہ کا پیغام کب سمجھوں گا؟ میں کب اپنے آپ کو روکوں گا؟ میں کب سبق حاصل کروں گا؟‘ کیونکہ قرآن کی تلاوت عبادت ہے، اور عبادت غفلت کے ساتھ ادا نہیں کی جا سکتی۔“

کبھی کبھی ہم صرف اس بات پر توجہ دیتے ہیں کہ ہمارے بچے قرآن حفظ کرلیں، لیکن ہم انہیں قرآن کے پیغام اور معانی سے روشناس کروانے اور ان میں اس کی محبت پیدا کرنے کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”یقیناً غلام اور بچے قرآن پڑھتے ہیں لیکن انہیں اس کے معنی کا علم نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس کے حروف تو یاد کر لیے، مگر اس کے احکامات کو ضائع کر دیا، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی کہتا ہے: ’اللہ کی قسم! میں نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے اور ایک حرف بھی نہیں چھوڑا۔‘ اللہ کی قسم! اس نے پورا قرآن ہی چھوڑ دیا! کیونکہ اس کے اخلاق اور اعمال پر قرآن کا کوئی اثر نہیں۔ اللہ کی قسم! بات یہ نہیں کہ اس کے حروف یاد کر لیے جائیں اور اس کے احکامات کو چھوڑ دیا جائے۔“

> ”اے قرآن کے حاملو! دیکھو قرآن نے تمہارے دلوں میں کیا بویا ہے؟ کیونکہ قرآن دلوں کی بہار اور ان کی آب پاشی ہے۔“
>
> — مالک بن دینار رحمہ اللہ

"جس قدر ہو سکے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو، اور جان لو کہ تم اس کے کلام سے بڑھ کر کسی دوسری محبوب چیز کے ذریعے اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔"

خباب رضی اللہ عنہ

تدبر کے لیے عملی نکات

درست ماحول کا انتخاب ۱

ایک پُرسکون اور خاموش جگہ کا انتخاب کریں تا کہ آپ کا ذہن اور دل یکسو ہو کر قرآن کی طرف متوجہ ہو سکیں۔ ایسا وقت منتخب کریں جب آپ جسمانی یا ذہنی طور پر تھکے ہوئے نہ ہوں۔ تلاوت کے دوران گفتگو یا فون چیک کرنے سے پرہیز کریں۔ اپنے فون کو سائلینٹ کر دیں یا کسی دوسرے کمرے میں رکھ دیں تا کہ آپ پوری توجہ کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔

دعا کریں ۲

اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کا دل، قرآن کو سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے، کھول دے۔ گڑگڑا کر دعا مانگیں کہ وہ آپ کے دل کو قرآن کے نور سے منور کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”...اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لیے چن لیتا ہے، اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے“ (۴۲:۱۳)۔

اللہ اُن لوگوں کو ہدایت دیتا ہے جو اخلاص، عاجزی، توبہ اور اطاعت کے ساتھ ہدایت طلب کرتے ہیں۔ مسلسل دعا کرنے کا عمل دل کو قرآن کے لیے کھولنے کی کنجی ہے۔

اللہ کی پناہ طلب کریں ۳

توجہ و حاضر قلبی کے ساتھ استعاذہ پڑھیں، کیونکہ شیطان پوری کوشش کرے گا کہ آپ تدبر کے ساتھ قرآن نہ پڑھ سکیں۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قرآن پڑھنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ملعون شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے، کیونکہ اللہ کے احکام کے مطابق قرآن کی تلاوت کرنے سے دل میں ایمان کی عظمت پیدا ہوتی ہے، اور دل کے یقین، سکون اور شفا میں اضافہ ہوتا ہے۔“

اللہ کی ہیبت سے اپنے دل کو بھر لیں ۴

قرآن سے حقیقی فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے دل میں اللہ کا خوف پیدا کریں اور اپنے دل کو اس کی ہدایت قبول کرنے کے لیے آمادہ رکھیں۔ یہ کیفیت اللہ کے کلام کو آپ کے دل میں گہرائی تک اتار دے گی اور آپ کی زندگی بدل دے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے کہ قرآن سے سب سے زیادہ فائدہ وہی لوگ اٹھاتے ہیں جو اللہ رب العزت سے ڈرتے اور اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں: ”پس قرآن کے ذریعے نصیحت کرو اُسے جو میری وعید سے ڈرتا ہے“ (۴۵:۵۰)۔

یہ تصور کریں کہ آپ سے کون مخاطب ہے ۵

امام غزالی رحمہ اللہ نصیحت کرتے ہیں کہ جب آپ قرآن کی تلاوت شروع کریں تو اس ذات کی عظمت کو اپنے ذہن میں تازہ کریں جو آپ سے خطاب کر رہی ہے۔ جو الفاظ آپ پڑھ رہے ہیں وہ کسی انسان کا نہیں بلکہ رب العالمین کا کلام ہے۔

> ”میں نے اپنے نفس سے کہا: ’اے نفس! قرآن اس طرح پڑھ جیسے تم نے اسے براہِ راست اللہ سے سُنا ہو جب اس نے اسے فرمایا تھا۔‘ پھر میں نے (قرآن کی تلاوت کی) مٹھاس محسوس کی۔“
>
> — سلیمان بن میمون رحمہ اللہ

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اگر تم قرآن سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو جب قرآن پڑھا جائے تو اپنے دل کو حاضر رکھو، اپنی سماعت کو متوجہ کرو، اور یہ محسوس کرو کہ اللہ تعالیٰ تم سے براہِ راست خطاب کر رہا ہے، کیونکہ یہ اس رب کا خطاب ہے تمھارے لیے جو اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک کے ذریعے تم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: 'بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جس کے پاس دل ہو، یا جو توجہ کے ساتھ سنے جبکہ اس کا دل حاضر ہو' (٥٠:٣٧)۔"

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آدمی کو چاہیے کہ قرآن کی ہر آیت کو ایسے سمجھے کہ اسی سے خطاب ہو رہا ہے۔ چنانچہ جب وہ کسی حکم یا ممانعت کو سنے تو یہ سمجھے کہ وہی مخاطب ہے جسے حکم دیا جا رہا ہے یا روکا جا رہا ہے۔ جب وہ کسی وعدے یا وعید کو سنے تو بھی اسے یہی سمجھنا چاہیے کہ اس سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ اور جب وہ گزشتہ اقوام اور انبیاء علیھم السلام کے واقعات سنے تو یہ سمجھے کہ ان واقعات کا مقصد محض قصہ گوئی نہیں ہے، بلکہ اس سب کا اصل مقصد یہ ہے کہ بندہ عبرت حاصل کرے اور ان واقعات کے مضامین سے اپنی ضرورت کے مطابق سبق اخذ کرے۔"

تلاوت کے دوران قرآن کو اپنی موجودہ حالت سے جوڑنے کی کوشش کریں۔ قرآن کے پیغام کا تعلق اپنی زندگی اور اپنے تجربات سے جوڑنے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ سے سوال کریں:

- اللہ تعالیٰ مجھ سے کیا فرما رہا ہے؟
- اللہ تعالیٰ مجھ سے کیا کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے؟
- میں قرآن کو اپنی زندگی میں کیسے نافذ کر سکتا ہوں؟

اوپر مذکور آیت ایک صحت مند اور سلیم قلب کی اہمیت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔قرآن آپ کو اسی وقت فائدہ پہنچا سکتا ہے جب اسے ایک موزوں برتن دستیاب ہو: یعنی ایک پاک دل (قلب اطہر)-آپ کے دل کو شرک، گناہوں اور امراضِ قلب (جیسے حسد، تکبر، بغض اور نفاق) سے پاک ہونا چاہیے۔

”تم سے پہلے لوگ قرآن کو اپنے رب کا خط سمجھتے تھے؛ وہ رات میں اس پر غور وفکر کرتے اور دن میں اسے دہراتے تھے۔“

— حسن بصری رحمہ اللہ

تصور قائم کریں ٧

جو الفاظ آپ پڑھ رہے ہیں ان پر گہرائی سے غور کریں اور ان کے معانی کو اپنے ذہن میں مجسم کرنے کی کوشش کریں۔مثال کے طور پر، جب جزء عم میں جہنم کی کیفیتوں کا ذکر آئے تو ان مناظر کا تصور کریں۔اس مقصد کے لیے جہاں ضرورت ہو آیات کو بار بار دہرائیں۔

جذبہ محسوس کریں اور آیت کو دہرائیں ٨

قرآن اس لیے نازل کیا گیا ہے کہ ہم اس سے ہدایت حاصل کریں اور اللہ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت پر ہمارے ایمان میں اضافہ ہو۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور جب اس کی آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے“(٨:٢)۔

چنانچہ جب جنت کے بارے میں کوئی آیت پڑھیں تو اپنے دل میں جنت کی طلب اور شوق کو بڑھتا ہوا محسوس

کریں۔ جب یہ اثر محسوس ہو تو اس آیت کو دہراتے رہیں۔

اسی طرح جب جہنم کے بارے میں کوئی آیت پڑھیں تو اپنے دل میں خوف محسوس کریں۔

جب یہ کیفیت پیدا ہو تو آیت کو بار بار پڑھتے رہیں، یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

اور جب اللہ کی عظمت کے بارے میں کوئی آیت پڑھیں تو اس کے سامنے حیا اور ہیبت محسوس کریں۔ اس آیت کو دہراتے رہیں یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے دل میں اتر جائے۔

تراویح میں آخری مرتبہ سورۂ یوسف سننے کا وقت یاد کرنے کی کوشش کریں۔ کیا آپ نے محسوس کیا کہ جب امام نے اس قصے کی آخری آیات تلاوت کیں تو لوگ سسکیاں لے رہے تھے اور جیبوں میں ٹشو تلاش کر رہے تھے؟ اگرچہ ہمارا ایمان کمزور ہے اور ہمیں ان کہانیوں پر زیادہ آسانی سے رونا آتا ہے جو ہمارے دلوں کو چھو لیتی ہیں، مگر اصول ایک ہی ہے۔

چاہے آپ کی تلاوت میں کوئی دل کو چھو لینے والا واقعہ ہو یا اللہ کی عظمت بیان کرنے والی کوئی آیت، اسے خود پر جذباتی اثر ڈالنے دیں۔ اسے اپنے دل کو چیرنے اور ضرب لگانے دیں۔

> ”اے ابنِ آدم! تمہارا دل کیسے نرم ہو گا جب تمہاری واحد فکر سورت کے آخر تک پہنچنا ہو؟“
>
> — الحسن البصری رحمہ اللہ

مالک بن دینار رحمہ اللہ یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:

”اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا...“ (۵۹:۲۱)

پھر کہتے، ”میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کوئی بندہ قرآن پر حقیقی ایمان نہیں لاتا مگر یہ کہ اس کا دل کھل جاتا ہے (پھٹ جاتا ہے)۔“

۹ آیات کا اثر قبول کرتے ہوئے ان کے مطابق عمل کریں

رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی کوشش کریں کہ نفل نمازوں میں جن آیات کی آپ تلاوت کر رہے ہوں، ان آیات میں موجود پیغام و احکام کے مطابق عمل کریں۔ جب آپ کسی رحمت والی آیت پر پہنچیں تو رک جائیں اور اللہ سے اس کی رحمت مانگیں۔ جب عذاب والی آیت آئے تو رک جائیں اور اللہ سے اس کی پناہ طلب کریں۔ اور جب کسی ایسی آیت پر پہنچیں جس میں دعا کی جا سکتی ہو تو رک کر اللہ سے دعا کریں۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، ”میں ایک رات رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ جب آپ کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو رک جاتے اور دعا کرتے، اور جب عذاب کی آیت پر پہنچتے تو رک کر اللہ کی پناہ مانگتے“ (ابو داؤد)۔

مسروق رحمہ اللہ نے کہا، ”عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ

’پس اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی آگ کے عذاب سے بچا لیا۔ ہم اس سے پہلے اسی کو پکارتے تھے۔ بے شک وہی نہایت مہربان، بہت رحم فرمانے والا ہے‘ (۵۲:۲۷)۔

پھر انہوں نے کہا، ’اے اللہ! ہم پر احسان فرما اور ہمیں جھلسا دینے والی آگ کے عذاب سے بچا لے۔“‘

اعمش، جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک ہیں، سے پوچھا گیا کہ کیا انہوں نے یہ بات نماز میں کہی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ”جی ہاں“ (تفسیر ابنِ کثیر)۔

عمر بن الخطابؓ کے چہرے پر زیادہ رونے کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں تھیں۔ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت مدینہ کی نگرانی کر رہے تھے کہ ایک گھر کے پاس سے گزرے اور ایک شخص کو اپنی نماز میں یہ تلاوت کرتے سنا: ”والطور“ (۵۲:۱)، یہاں تک کہ وہ اس آیت تک پہنچا:

”یقیناً تمہارے رب کا عذاب ضرور واقع ہو کر رہے گا — اسے کوئی ٹالنے والا نہیں“ (۵۲:۷–۸)۔

عمرؓ نے کہا، ”ربِ کعبہ کی قسم! یہ قسم سچی ہے!“ وہ اپنی سواری سے اترے اور دیوار سے ٹیک لگا لی۔ کچھ دیر وہیں رہے، پھر گھر واپس لوٹ آئے۔ اس کے بعد ایک مہینے تک بیمار رہے۔ لوگ ان کی عیادت کے لیے آتے، مگر ان کی بیماری کی وجہ نہ جان پاتے۔

> ”جو قرآن سے محبت کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔“
>
> — عبداللہ بن مسعودؓ

قرآن کا مطالعہ کریں ۱۰

اوپر بیان کردہ (نکات ۱–۹) کو حاصل کرنے کے لیے آپ کو قرآن کے معانی اور اس کے پیغام کو سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ اس کے چند طریقے یہ ہیں

- قرآن کے معانی سیکھیں۔ اس موضوع پر بہت سے دروس، کتابیں، ایپس اور ویڈیوز موجود ہیں۔ حتیٰ کہ

ایک سادہ ترجمہ پڑھ لینا بھی بالکل نہ پڑھنے سے بہتر ہے۔

- عربی زبان سیکھیں۔ یہ آپ کے لیے قرآن کے معانی سمجھنے کا دروازہ کھول دے گی۔
- قرآن کی کلاسوں میں شرکت کریں۔ دین کے دیگر علوم کے ساتھ قرآن کا مطالعہ کر کے اپنے علم میں اضافہ کریں۔
- معتبر تفسیری دروس سنیں۔
- معتبر تفسیری کتابیں پڑھیں۔ ان میں سے بعض کا اردو میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

جب بھی آپ قرآن کے الفاظ میں غور و فکر کریں تو ہمیشہ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اپنی خواہشات اور میلانِ قلب کے مطابق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب کی تفسیر کرنے یا بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے کلام کے بارے میں بات کرنے کے جال میں نہ پھنسیں۔

جب آپ کسی آیت کے معانی کا مطالعہ کر لیں اور اس کے سیاق وسباق اور اس کے اسباق کو سمجھ لیں، تو اگر پہلے سے یاد نہ ہو تو اسے حفظ کریں۔ اس کے بعد ان آیات کی تلاوت اپنی نماز میں کریں — خصوصاً تہجد میں۔ ان شاءاللہ آپ اپنی نماز کی مٹھاس میں نمایاں فرق محسوس کریں گے۔ یاد رکھیں: (۱) قرآن کی آیات کو اپنی ذاتی زندگی سے جوڑیں (۲) آیات کی تلاوت کرتے ہوئے ان سے متعلق تصور قائم کریں، اور (۳) آیات سے متاثر ہو کر عمل کریں

”کتنا گہرا افسوس اور کتنی بڑی محرومی ہے اس شخص کے لیے جو اپنی زندگی علم کے حصول میں گزار دے، مگر اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ نہ اس نے قرآن کی حقیقتوں کو سمجھا ہو اور نہ ہی اس کا دل کبھی اس کے اسرار اور معانی کے ساتھ حقیقی طور پر جڑا ہو۔“

— ابن القیم رحمہ اللہ

مگر میں تو عالم نہیں ہوں...؟

کچھ لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ تدبر صرف علما تک محدود ہے۔ یہ درست نہیں۔ قرآن میں کافروں کی مذمت کی گئی ہے کہ وہ تدبر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے، یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟“

لہٰذا، بحیثیتِ مومن، ہمارے پاس تدبر نہ کرنے کا کوئی عذر نہیں۔ تدبر ہماری زندگیوں کے لیے اور اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

”شیطان کی چالوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کو قرآن میں غور و فکر (تدبر) سے روکتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہدایت تدبر ہی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔“

— ابن ہبیرہ رحمہ اللہ

”میں حیران ہوں اس شخص پر جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے لیکن اس کے معنی نہیں جانتا۔ وہ اس کی تلاوت سے کیسے لطف اندوز ہو سکتا ہے؟“

امام طبری رحمہ اللہ

سکون اور خوبصورتی کے ساتھ تلاوت

قرآن پر غور و فکر کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تلاوت سکون، یکسوئی اور پورے دل کے ساتھ کی جائے۔

ترتیل کے ساتھ تلاوت کریں

قرآن کی تلاوت کے بارے میں نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے 'ترتیل' کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا (۷۳:۴)۔ ترتیل سے مراد آہستگی اور سکون کے ساتھ پڑھنا، ہر لفظ کو واضح ادا کرنا، اور حدود سے تجاوز نہ کرنا ہے۔ اس طرح کی تلاوت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ زبان، دل، اعضا اور جوارح آپس میں کامل ہم آہنگ ہوں۔ ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کے لیے تجوید سیکھنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے سے آپ کو تدبر کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

قتادہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا: "نبی ﷺ کی تلاوت کیسی ہوا کرتی تھی؟" انہوں نے جواب دیا: "وہ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر انہوں نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی تلاوت کی، بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھا، الرحمن کو کھینچ کر پڑھا اور الرحیم کو کھینچ کر پڑھا۔" (بخاری)

ہر آیت کے آخر میں ٹھہرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ اس سے پڑھے جانے والے الفاظ پر غور کرنے کے لیے مناسب وقت ملتا ہے۔ امِ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورۂ الفاتحہ کی تلاوت کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے اور ہر آیت کے آخر میں ٹھہرتے تھے (ابو داؤد)۔

حفصہؓ بیان کرتی ہیں:

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ آپ کی وفات سے ایک سال پہلے۔ اس کے بعد آپ نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ آپ سورت کو آہستگی اور وضاحت کے ساتھ پڑھتے تھے، یہاں تک کہ وہ بظاہر ان سورتوں سے بھی طویل معلوم ہوتی تھی جو حقیقت میں اس سے زیادہ لمبی تھیں۔"

(مسلم)

کبھی کبھی ہم کسی سورت کو مکمل کرنے کے لیے بہت تیز رفتاری کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں۔ اسی طرح رمضان میں تراویح کی نمازوں میں 'انتہائی تیز رفتار' تلاوت بھی دیکھی جاتی ہے۔ تاہم یہ سنت کے خلاف ہے اور قرآن کے مقاصد کے حصول میں مددگار نہیں۔ قرآن کے پیغام کو جذب کرنے اور اللہ کے کلام پر غور کرنے کے لیے آہستہ تلاوت نہایت ضروری ہے۔ اگر آپ قرآن کے ذریعے اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو بعض آیات کو دہرانا بھی بہت اہم ہے۔ لیکن اگر مقصد صرف کسی سورت، پارے یا پورے قرآن کے اختتام تک پہنچنا ہو، تو یہ سب ممکن نہیں رہتا۔

ایک مرتبہ ایک شخص عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا اور کہا: "میں ایک رکعت میں تمام مفصل سورتیں پڑھ لیتا ہوں۔" اس پر عبد اللہؓ نے فرمایا: "(کیا تم اسے) شاعری کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو؟ بے شک کچھ لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں مگر وہ ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترتا۔ فائدہ تب ہوتا ہے جب وہ دل میں داخل ہو اور اس میں گہرائی سے راسخ ہو جائے۔ نماز میں بہترین اعمال رکوع اور سجدہ ہیں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے وہ مشابہ سورتیں جنہیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے: ہر رکعت میں دو سورتیں۔" (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو اس طرح پیئیں گے جیسے دودھ پیا جاتا ہے۔“ (طبرانی)

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام مناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”وہ اپنی زبانوں سے تیزی کے ساتھ تلاوت کریں گے، اس کے معانی میں غور کیے بغیر اور اس کے احکام پر تدبر کیے بغیر۔ بلکہ وہ ان کی زبانوں سے اسی طرح گزر جائے گا جیسے دودھ پیتے وقت جلدی سے گزر جاتا ہے۔“

اپنی آواز کو خوبصورت بنائیں

قرآن کی تلاوت کرتے وقت اپنی آواز کو خوبصورت بنانے کی کوشش کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کو اپنی آوازوں سے خوبصورت بناؤ۔“ (ابو داؤد)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ (ابو داؤد)

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ نبی ﷺ کی تلاوت سننا کیسا ہوتا ہوگا؟ آپ کے صحابی براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشاء کی نماز میں وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، اور میں نے کسی کو بھی آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت آواز اور تلاوت والا نہیں سنا۔“ (بخاری)

آپ ﷺ کی تلاوت کی روحانی شدت اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے:

”اللہ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی کی قرآن کی تلاوت سنتا ہے جو قرآن کو بلند آواز

اور خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔" (بخاری)

صحابہ کرامؓ سے منقول متعدد واقعات ہمیں قرآن کے ساتھ ان کے گہرے تعلق اور ان کی خوبصورت تلاوت کی جھلک دکھاتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ابوموسیٰ الاشعریؓ سے فرمایا:

"اگر تم مجھے اس وقت دیکھتے جب میں گزشتہ رات تمہاری تلاوت سن رہا تھا (تو تم خوش ہو جاتے)۔ تمہیں آلِ داؤد کی بانسریوں میں سے ایک بانسری عطا کی گئی ہے (یعنی نہایت خوبصورت اور سریلی آواز)۔" (مسلم)

تلاوت کے دوران رونا

خوش الحانی سے تلاوت کا مقصد صرف یہ نہیں کہ قرآن کی تلاوت سُننے میں اچھی لگے، بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ تلاوت مکمل توجہ اور خشوع کے ساتھ خوبصورت بھی ہو۔ ایسی تلاوت لازماً دل کو متاثر کرتی ہے، بندے کے دل میں اللہ کا خوف بڑھاتی ہے اور اسے سکون عطا کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قرآن کو سب سے بہتر آواز میں پڑھنے والا وہ ہے کہ جب تم اسے تلاوت کرتے ہوئے سنو تو تمہیں گمان ہو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔" (ابن ماجہ)

قرآن کی تلاوت کرتے وقت رونے کی کوشش کریں، کیونکہ یہ پچھلے نیک لوگوں کا طریقہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات تلاوت کی جاتیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے، روتے ہوئے۔" (۱۹:۵۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یہ قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا ہے، لہٰذا جب تم اسے پڑھو تو روؤ۔ اگر تم رو نہ سکو تو رونے کی کوشش کرو۔ اور اسے خوش الحانی سے پڑھو، کیونکہ جو اسے خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

(ابن ماجہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی تلاوت کے دوران رونا:

"ان لوگوں کی صفت ہے جنہیں اللہ کی گہری معرفت حاصل ہو، اور یہ اللہ کے نیک بندوں کی نمایاں علامت ہے... روایت کیا گیا ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فجر کی نماز میں امامت کی اور سورۂ یوسف کی تلاوت کی۔ وہ اتنا روئے کہ ان کے آنسو ان کے گریبان تک بہہ گئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ واقعہ عشاء کی نماز میں پیش آیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بار بار ہوتا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ اس قدر روئے کہ ان کے پیچھے صفوں میں کھڑے لوگ بھی ان کی ہچکیاں سن سکتے تھے۔"

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"قرآن کی تلاوت کرتے وقت رونا مستحب (سنت اور پسندیدہ) ہے، اور اس وقت بھی جب کہ قرآن سنا جا رہا ہو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دل میں غم پیدا کیا جائے، سخت وعیدوں، تنبیہات اور وعدوں پر غور کر کے؛ پھر ان کے مقابلے میں اپنی کوتاہیوں کے بارے میں سوچا جائے۔ اگر اس سے بھی غم اور رونا پیدا نہ ہو، جیسا کہ خاص عبادت گزاروں کے ساتھ ہوتا ہے، تو انسان کو اپنی اس بے حسی پر ہی رو لینا چاہیے، کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے۔"

اپنی تلاوت کا جائزہ لیں

کیا نبی ﷺ آپ کی تلاوت سننے کے لیے رُک کر کھڑے رہتے؟

عائشہؓ بیان کرتی ہیں: "ایک رات، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، میں عشاء کے بعد دیر سے واپس آئی۔ جب میں کچھ دیر بعد پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'تم کہاں تھیں؟'

میں نے عرض کیا: میں آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص کی تلاوت سن رہی تھی؛ میں نے آج تک کسی کی ایسی تلاوت یا ایسی آواز نہیں سنی۔"

وہ کہتی ہیں: "پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑی ہو گئی تا کہ ہم جا کر اسے سنیں۔ پھر آپ ﷺ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "یہ سالم ہیں، ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کیے۔"" (ابن ماجہ)

قرآن: آپ کی روزانہ کی حیات بخش رسی

قرآن ایک لازوال کتابِ ہدایت و برکت ہے۔ ہمیں اس کے ساتھ پختہ وابستگی اختیار کرنی ہوگی اور اس کے لیے باقاعدہ وقت نکالنا ہوگا تا کہ یہ ہماری زندگیوں میں اپنا درست کردار ادا کر سکے۔ اس کے لیے ایک مخصوص، یکسو ملاقات درکار ہے — یعنی روزانہ باقاعدگی کے ساتھ تلاوت، اس کے معانی میں گہرے غور و فکر کے ساتھ — یہاں تک کہ وہ ذہن پر غالب آجائے اور دل کو مشغول کر لے۔

انسان ہونے کے ناطے ہم بھول چوک کا شکار ہو جاتے ہیں اور مسلسل یاد دہانی کے محتاج رہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن سے روزانہ کا تعلق روح کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا جسم کے لیے سورج کی روشنی۔ حتیٰ کہ ایک دن بھی تلاوتِ قرآن چھوڑ دینا نقصان دہ اثرات کا سبب بن سکتا ہے۔ قرآن کا روزانہ کا حصہ (ورد) ہمارے دلوں کو اللہ پر یقین عطا کرتا ہے، شکوک و شبہات کو دور کرتا ہے اور ہمارے دین کی بنیادی باتوں پر ہمارے یقین کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ ہمارے دلوں کو غذا دیتا ہے، شفا بخشتا ہے اور مضبوط کرتا ہے، جس سے ہمیں اپنے اصولوں پر قائم رہنے اور دین پر ثابت قدم رہنے میں مدد ملتی ہے۔ جب ہم روزانہ قرآن کے صفحات سے نکلنے والی، دلوں کو مضبوط کرنے والی کہانیوں اور واقعات سے وابستہ رہتے ہیں تو مشکلات کے وقت ہمارے لیے مایوسی میں مبتلا ہونے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

"اگر تمہارے دل پاک ہوتے تو وہ اللہ کے کلام کی تلاوت سے کبھی سیر نہ ہوتے۔"

— حضرت عثمان بن عفانؓ

ہمیں قرآن کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا چاہیے اور جتنا ممکن ہو اس کی تلاوت کرنی چاہیے۔ تلاوت کے لیے روزانہ ایک مقررہ وقت طے کرنا نہایت اہم ہے۔ سب سے بہترین وقت رات کا ہے، خاص طور پہ رات کے آخری تہائی حصے میں۔ فجر کے بعد کا وقت بھی بہت بابرکت ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی امت کے لیے ان کی صبحوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ اگر ان میں سے کسی وقت تلاوت کرنا ممکن نہ ہو تو دن کے کسی اور حصے میں کوئی وقت مقرر کر لیں، لیکن تلاوتِ قرآن کو اپنے معمولات میں شامل کریں اور اس کی پابندی کریں۔

اگر کسی وجہ سے آپ کا روزانہ کا ورد رہ جائے تو اس کی قضا کر لیں۔ اس سے آپ کو تلاوت کا تسلسل برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اپنی رات کی پوری یا کچھ حصہ کی حزب (تلاوت کا مقررہ حصہ) میں سو گیا، پھر اسے فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لیا، تو اس کے لیے (اس کا اجر) اس طرح لکھا جائے گا گویا اس نے اسے رات کو پڑھا ہو۔“ (مسلم)

اپنی بے حد مصروف زندگی کے باوجود، نبی ﷺ ہمیشہ اس بات کا اہتمام فرماتے تھے کہ اپنا ورد مکمل کریں۔ ایک مرتبہ قبیلۂ ثقیف کا ایک وفد مدینہ آیا۔ نبی ﷺ نے ان کی میزبانی فرمائی اور ہر رات عشاء کے بعد ان سے گفتگو کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ ایک رات آپ ﷺ تاخیر سے آئے۔ جب انہوں نے وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”مجھے خیال آیا کہ میں نے قرآن کا اپنا روزانہ کا حصہ مکمل نہیں کیا، تو مجھے مسجد سے نکلنا ناپسند محسوس ہوا جب تک میں اسے مکمل نہ کر لوں۔“ (ابو داؤد)

صحابۂ کرامؓ سات دنوں میں قرآن کی تلاوت مکمل کر لیا کرتے تھے (ابو داؤد)۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم مہینے میں ایک مرتبہ مکمل قرآن کی تلاوت کرنے کا ہدف ہونا چاہیے (بخاری)۔ اگر یہ بھی مشکل ہو تو ایک مناسب مقدار سے آغاز کریں اور آہستہ آہستہ اسے بڑھاتے جائیں۔

”جان لو کہ قرآن تمام اذکار میں سے سب سے زیادہ تاکید والا ذکر ہے، لہٰذا اس میں پابندی نہایت ضروری ہے، اور اسے ایک دن یا ایک رات کے لیے بھی ترک نہیں کرنا چاہیے۔“

— امام نووی رحمہ اللہ

اللہ المنّان (بے حد عطا فرمانے والا) ہمیں اہلِ قرآن میں شامل فرمائے جو اس کے خاص اور منتخب بندے ہیں.

وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

Life With Allah

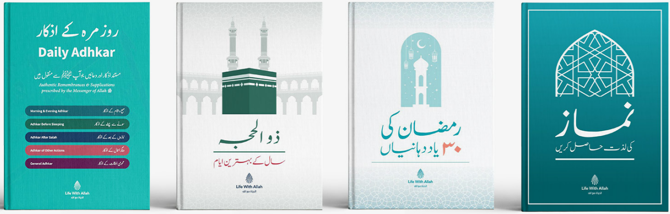

مفت ای بک مجموعہ

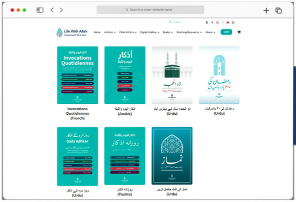

lifewithallah.com/publications
سے مفت پی ڈی ایف کاپی ڈاؤنلوڈ کریں

Dhikr & Dua App

500 سے زائد مسنون دعائیں اور اذکار ، اردو ترجمہ و آڈیو اور دیگر مفید مواد

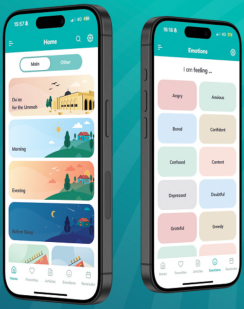

Search App:
Dhikr & Dua

قرآنِ مجید ابدی حقیقت ہے—ہدایت، برکت اور نور کی کتاب۔ اس کی قوت اس کے گہرے معانی میں پوشیدہ ہے—جو دلوں کو بیدار کرتے ہیں، اذہان کو واضح کرتے ہیں، اور روح کی پرورش کرتے ہیں، اور ایک واضح قرآنی تصورِ حیات پیش کرتے ہیں۔ قرآن کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ واقعی ہماری زندگیوں کی تشکیل کرے، اس کے لیے تدبر ناگزیر ہے۔ یہ مختصر کتابچہ اللہ کی طرف ہمارے سفر میں تدبر کے انقلابی کردار و اہمیت کا جائزہ لیتا ہے اور اسے اپنی روزمرہ زندگی میں شامل کرنے کے عملی طریقوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

Life With Allah
Connecting to The Creator